اوابین کے لیے مغرب کی سنتوں کے علاوہ 6 نفل پڑھنے ہیں یا سنتوں کو شامل کر سکتے ہیں؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اوابین کے لیے مغرب کے فرض کے بعد دو سنت، دو نفل اور دو نفل پڑھیں، یا مغرب کی پوری نماز (تین فرض، دو سنت اور دو نفل) پڑھ کر پھر چھ نفل پڑھیں، کیا دونوں طریقے درست ہیں اور ان میں سے افضل کون سا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ اور چار رکعت نفل یعنی کم از کم چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہے، اسی کو نماز اوابین کہتے ہیں، جس کی فضیلت احادیث طیبہ میں بیان کی گئی ہے۔ ان چھ رکعتوں پر مزید نوافل ملا کر اضافہ کیا جا سکتا ہے، جو کہ اوابین ہی میں شمار ہوں گے، حتی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بیس رکعت تک نماز اوابین مروی ہے۔ پس سوال میں بیان کردہ دونوں طریقے درست ہیں؛ کہ اوابین کی فضیلت دونوں صورتوں میں حاصل ہو جائے گی۔ نیز دوسرے طریقے میں مشقت اور ثواب زیادہ ہے لہذا ان دونوں میں سے یہ افضل ہو گا؛ کیونکہ عبادات میں سے افضل عبادت وہ ہوتی ہے، جس میں مشقت زیادہ ہو۔

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، مشکوۃ المصابیح اور کنز العمال وغیرہ میں حدیث پاک ہے: ”عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے ، جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی ۔ (جامع ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع...، جلد 1، صفحہ 456، حدیث 435، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے : واللفظ للاول "عن عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة" ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا ۔ (جامع ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع...، جلد 1، صفحہ 456، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

علامہ نورالدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات : 1014ھ/1605ء) مذکورہ احادیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں : "المفهوم أن الركعتين الراتبتين داخلتان في الست وكذا في العشرين المذكورة في الحديث... وقال ابن حجر: وفيها حديث آخر وهو أنه عليه السلام كان يصليها عشرين ويقول: "هذه صلاة الأولين فمن صلاها غفر له" وكان السلف الصالح يصلونها" ترجمہ : مفہوم یہ ہے کہ (مغرب کے بعد کی) دو رکعت سنت مؤکدہ اوابین کی چھ رکعتوں میں شامل ہیں اور اسی طرح اوابین کی بیس رکعتوں میں بھی، جن کا ذکر (دوسری) حدیث میں ہے ۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا : اس بارے میں ایک اور حدیث بھی ہے ، اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوابین کی بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے : "یہ اولین کی نماز ہے ، پس جو یہ نماز پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی" اور سلف صالحین اسے ادا کیا کرتے تھے ۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب السنن وفضائلہا، جلد 3، صفحہ 894، دار الفکر، بیروت)

علامہ عبد الرحمن بن محمد شیخی زادہ داماد آفندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں : "والست بعد المغرب تسمى صلاة الأوابين... هذا يدل على أن ركعتي المغرب محسوبة

من الست" ترجمہ: اور مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہے، جو کہ نمازِ اوّابین کہلاتی ہیں۔ یہ (اول الذکر حدیث پاک) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مغرب کی دو رکعت (سنت مؤکدہ) ان چھ رکعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ (مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر، کتاب الصلاۃ، فصل فی النوافل، جلد 1، صفحہ 131، دار احیاء التراث العربی)

علامہ علاؤالدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: "و ست بعد المغرب لیکتب من الأوابین بتسلیمۃ أو ثنتین أو ثلاث" ترجمہ: مغرب کے بعد چھ رکعتیں مستحب ہیں، تاکہ بندہ اوابین (اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے والوں) میں سے لکھا جائے، خواہ ایک سلام کے ساتھ پڑھے یا دو کے ساتھ یا تین کے ساتھ۔ (الدر المختار شرح تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، صفحہ 91، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں، ان کو صلاۃ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے، اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 666-667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد کم از کم چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہے، ان کو "اوابین" کہتے ہیں۔ یہ چھ رکعتیں خواہ ایک سلام سے یا دو سے یا تین سلام سے پڑھ سکتے ہیں، (البتہ) تین سلام سے پڑھنا افضل ہے، یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ "اوابین" کے نفل کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں مطلق نماز کی نیت بھی کی جا سکتی ہے، اور سنت کی بھی۔ صلاۃ اوابین کی کم از کم چھ

رکعات ہیں اورام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق بیس رکعتیں ہیں۔" (وقارالفتاوی، جلد2، صفحہ 230، بزم وقارالدین، کراچی)

حدیث پاک میں آتا ہے: "أفضل العبادات أحمزها" ترجمہ: عبادات میں سے افضل عبادت وہ ہے، جو زیادہ زحمت والی ہو۔ (المقاصد الحسنۃ، حرف الهمزة، جلد1، صفحہ 130، دارالکتاب العربی، بیروت)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر، افضل العبادات احمزھا (سب سے افضل عبادت وہ ہے جس میں مشقت زیادہ ہو)۔" (فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ 145-146، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-774

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام1446ھ/5جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net